سرکاری رپورٹ

گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز بدھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	دعائے مغفرت	۳
۳۔	وقفہ سوالات	۳
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۴

جناب اسپیکر ——— عبدالوحید بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر ——— ارجن داس بگٹی

سیکرٹری اسمبلی ——— اختر حسین

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ تین بجکر پچیس منٹ سہ پہر زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝

ترجمہ:- باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ۔ اور جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش مت کرو نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور جو لوگ نماز میرے آگے جھک رہے ہیں۔ ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔

وما علینا البلاغ

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر، میر عبدالنبی خان جمالی کے بھائی میر غلام علی جمالی وفات پا گئے ہیں اور صحافی مسٹر عاشق علی بٹ کے والد بھی وفات پا گئے ہیں ان کے لیے ایوان میں دعائے مغفرت ہو جائے تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر مولوی صاحب دعا فرمائیں

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر ہمارے صحافی حضرات نے ایک میمورنڈم دیا ہے جس کے مطابق اے پی پی روزنامہ مشرق پشاور اور روزنامہ پاکستان اور روزنامہ مسلم کے ملازمین کی برطرفی کے خلاف وہ احتجاج کے طور پر پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں ہم ان کے جذبات اور احساسات کی قدر کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ محترم وزیراعظم صاحب ان صحافیوں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے ہوئے ان صحافیوں کے ساتھ انصاف کریں گی تاکہ ان کی شکایات کا ازالہ ہو سکے اور مجھے یقین ہے کہ قائد ایوان صحافی حضرات کے احساسات اسمبلی کے توسط سے وزیراعظم صاحبہ کو مطلع کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی میری صحافی حضرات سے گزارش ہے وہ دوبارہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

اب وقفہ سوالات ہے۔ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا سوال نمبر دو سو تراسی دریافت کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر صاحب چونکہ آج ایگزیکلچر کے منسٹر آنریبل میر اسرار اللہ خان زہری صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں اور میرے سوالات بھی اہم ہیں ساتھ ہی پہلی تاریخ کو بھی ایگریکلچر کے سوالات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا

ہوں کہ میرے ان سوالات کو بھی اسی دن یعنی پہلی تاریخ کے لیے مؤخر کر دیں۔ واضح رہے کہ یہ سوالات بھی ان سے ہی متعلق ہیں مہربانی کر کے میرے سوالات کو فرسٹ تاریخ کے لیے رکھ دیں۔ وزیر صاحب خود ہوں تو ان سے میرے صحیح سوال وجواب ہو سکیں گے شکریہ۔

عبدالقہار خان ودان (وزیر جنگلات

جناب اسپیکر میر صاحب نے سوالات کئے ہیں اور ان کے جوابات بھی تفصیل سے دیئے گئے ہیں تو ہم میر صاحب کے ضمنی سوالات کا جواب دینے کے لیے بھی تیار ہیں اگر وہ ضمنی سوال کرنا چاہیں تو ہم حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر

ایک بات یہ ہے کہ قواعد کے تحت کسی وزیر کے غیر حاضری کی صورت میں کوئی اور وزیر جواب دے سکتا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب والا۔ قہار ودان صاحب نے ابھی ابھی یہ صفحہ میری ٹیبل پہ رکھا ہے نہ تو میں ان کو پڑھ سکا ہوں اور نہ سمجھ سکا ہوں۔ مجھے ٹائم چاہیئے۔ ویسے بھی پہلی تاریخ کو ان ہی منسٹر صاحب کے سوالات آرہے ہیں۔ بے شک آپ کی ڈسکریشن ہے۔ آپ کی صوابدید ہے اگر آپ رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔ میں دوبارہ عرض کروں گا ویسے بھی پہلی تاریخ کو ان کے سوال وجواب ہیں۔ اور میرے ہی سوال ہیں زیادہ نہیں تین سوالات ہیں اور دو یہ ہیں اس لیے عرض کروں گا ان کو بھی پہلی تاریخ کیلئے رکھیں۔ آپکی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر

میر ظہور حسین خان کھوسہ کے سوالات کو یکم اکتوبر کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) ملک گل زمان کاسی صاحب صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار ثناء اللہ زہری صاحب صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر طارق محمود کھیتران صوبائی وزیر برائے بہبود آبادی نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالنبی جمالی صاحب صوبائی وزیر نے اطلاع دی ہے کہ ان کے

بھائی کا انتقال ہو گیا ہے لہٰذا انہوں نے سترہ ستمبر سے اکیس ستمبر تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

میر اسرار اللہ زہری۔ صوبائی وزیر زراعت اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے بیس اور اکیس ستمبر تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر سوال یہ کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

جناب ارجن داس بگٹی ڈپٹی اسپیکر صاحب اپنی والدہ کی علالت کی وجہ سے ڈیرہ بگٹی گئے ہوئے ہیں اس لیے انہوں نے بیس اور اکیس ستمبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر سوال یہ کہ آیا رخصت منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی

سردار میر عاطف خان ڈوکی۔ ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر موجودہ اجلاس کے آج سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی
ڈاکٹر سردار حسین صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی
نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب ایم پی اے نے طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے.

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی
نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار نواب خان ترین صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسمبلی سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد صادق عمرانی ایم پی اے کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

سردار طاہر محمد خان لونی صوبائی وزیر صحت سرکاری دورے پہ لورالائی تشریف لے گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے آج کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر سوال یہ کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

جام محمد یوسف صاحب سنیئر وزیر سرکاری دورے پر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے اٹھارہ سے چوبیس ستمبر تک رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سردار محمد اختر مینگل

جناب اسپیکر۔ ایک پوائنٹ آف انفارمیشن پر میں وزیر اعلیٰ صاحب سے معلوم کرنا چاہوں گا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو۔

جناب اسپیکر جی

سردار اختر مینگل کچھ عرصے سے ڈسٹرکٹ خضدار کے علاقہ تحصیل سارونہ اور سب ڈویژن [illegible] میں ہماری ایف سی تعینات کی گئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ سندھ پولیس نے بھی اس علاقے میں بارڈر پر کیمپ لگا رکھا ہے سندھ اور بلوچستان کے بارڈر پر۔ اس علاقے میں باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے لوگوں کو بلوچستان سے گرفتار کرکے سندھ بھیجا جا رہا ہے آیا یہ ہماری صوبائی حکومت کے نوٹس میں ہے یا نہیں ہے وزیر اعلیٰ سے اس بات کی وضاحت چاہونگا آیا صوبائی حکومت کی پولیس اس قدر نا اہل ہوگئی ہے کہ وہ صوبہ سندھ سے پولیس کو بلا کر اس علاقے کی کارروائی کریں یا ان کے پاس اتنی نفری نہیں ہے سندھ کی حکومت سے کہہ کر وہاں سے نفری بلائی جا رہی ہے اس نکتے کی میں وزیر اعلیٰ سے وضاحت چاہوں گا۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) جناب اسپیکر صاحب صوبائی حکومت کو اس بات کا علم ہے اور جہاں تک میری معلومات ہیں وزیر اعلیٰ سندھ نے ایک فیکس بھیجا تھا کہ ان کے علاقے دادو سے لوگ کڈ نیپ Kidnap کرکے اغوا کرکے ڈاکے اور چوریاں کرکے اس علاقے میں آ رہے ہیں اس لئے ایف سی کو وہاں پر

تعینات کیا گیا ہے اور سندھ کی پولیس اس لیے وہاں منگوائی گئی تھی کہ وہ ان لوگوں کی نشاندہی کرے جن کی ان کو ضرورت ہے واقعی ایسے ہو رہا ہے اور اگر کسی کے ساتھ ناجائز ہو رہا ہے تو مجھے لیڈر آف اپوزیشن بتادیں ہم اسی کارروائی کو روک دینگے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کچھ بتانا چاہیں گے۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہے تو

سردار محمد اختر مینگل! وزیر اعلیٰ صاحب نے تو وضاحت کردی کہ ڈاکوؤں کے پیچھے سندھ کی پولیس آئی۔ کیا بلوچستان کی پولیس اتنی [illegible] ہے کہ خلاف کاروائی کرے میرے خیال میں نشاندہی کے لیے چند افراد بہت [illegible] پولیس فورس باقاعدہ وردی میں مسلح ہو کر اس علاقے میں کارروائی کر رہی ہے تین چار آدمی بھی گرفتار کر کے لے گئے ہے ہفتہ دس دن ان کو دادو میں رکھ کر کل یا پرسوں ان کو رہا کیا گیا لیکن پہلے تو یہ تھا کہ مرکز کی طرف سے ایف سی تعینات کی جاتی تھی۔ صوبہ اس سے ہر طرح کا تعاون کرتا تھا لیکن اب سندھ پولیس جو ہمارے صوبہ میں آرہی ہے کیا آئین میں ایسی کوئی گنجائش ہے کہ ہم دوسرے صوبے کی پولیس لائیں اپنے علاقے میں۔

قائد ایوان:۔ جناب اسپیکر! جیسے کہ سردار صاحب نے فرمایا۔ سندھ پولیس اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئی ہے اور اپنی مرضی سے کارروائی بھی نہیں کر رہی ہے۔ حکومت بلوچستان نے وہاں پر ایف سی تعینات کی ہوئی ہے اور وہ پولیس انکے توسط سے گرفتاریاں کر رہی ہے از خود سندھ پولیس وہاں گرفتاریاں نہیں کر رہی ہے

میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسپیکر اس سلسلہ

میں عرض ہے کہ ہوم منسٹر کو لکھنا پڑتا ہے پھر وہ اجازت دیتے ہیں۔ کیا اس طریقے کو بھی اپنایا گیا ہے یا وہ از خود ہی چلے آتے ہیں۔

جناب اسپیکر ہوم منسٹر پلیز

نوابزادہ گزین خان مری (وزیر داخلہ) نہیں بلایا گیا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ یہ کوئی طریقہ کار تو نہیں کہ اگر پولیس کسی کو گرفتار کرنے کے لئے وہاں چلی جائے تو اسکا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ہوم منسٹر سے اجازت لی جاتی ہے۔ اسکے بعد وہاں کی فورس آتی ہے ہوم منسٹر کی اجازت کے بعد صوبائی حکومت جو متعلق ہوتی ہے وہ اپنی پولیس ساتھ دے دیتی ہے چاہے بلوچستان کی ہو یا کسی بھی پراونس کی ہو۔ جناب اسپیکر اسکے بعد ایکشن ہوتا ہے میرے خیال میں اسے صوبائی معاملات میں مداخلت سمجھیں یا ایک غلط طریق کار سمجھیں۔ بہرحال یہ ایک غلط روایت پڑ جائیگی۔ اس صوبے کے اندر

جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب

قائد ایوان جیسے کھوسہ صاحب نے فرمایا ہوم منسٹر سے اجازت لی جاتی ہے۔ گورنمنٹ آف بلوچستان سے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اجازت دیگئی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اجازت نہیں دیگئی ہے

وزیر داخلہ۔ شاید میرے behalf پر کسی نے اجازت دی ہو گی۔

جناب اسپیکر چونکہ آج کے ایجنڈے پر زیر کارروائی نہیں ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۲ ستمبر انیس سو پچانوے سہ پہر تین بجے تک ملتوی کی جاتی ہے

(اسمبلی کا اجلاس تین بجکر چالیس منٹ (سہ پہر) اگلے دن مورخہ ۱۲ ستمبر انیس سو پچانوے تین بجے (سہ پہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔